بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ)

محمد کی محبت......شرط اول ہے:

سب کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، لہٰذا ان سے محبت کیجیے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں:

حب الحبائب حرمانه و منظمة　　　وثق بحب رسول الله واتخذ

ترجمہ: دنیا کے محبوبوں کی محبت محرومی اور شرمندگی ہے، اللہ کے رسول سے محبت پیدا کرو، اور اسی پر اعتماد کرو، وہ تم کو آگے لے جائے گی، رہنمائی کرے گی۔

محبت کیا ہے؟:

اللہ کے رسول کی محبت کیا ہے؟ اللہ کے رسول کی محبت یہ ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی ہے، -میرے علم میں ۱۹/ صحابہؓ سے منقول ہے- فرماتے ہیں: المرء مع من أحب۔ (آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے محبت کرتا ہے) مع من أحب: ساتھ ہونا۔ ساتھ ہونا دنیا میں بھی مراد اور عقبیٰ و آخرت میں بھی مراد ہے۔ دنیا میں ساتھ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ان کی اطاعت کی جائے، ورنہ اگر ان کی بات نہ مانے، اطاعت نہ کرے، ان کا اتباع نہ کرے تو محبت کیسی ہے؟ کہیں آدمی اپنے محبوب کی مخالفت کرتا ہے؟ ہرگز نہیں! جب آپ اللہ کے رسول سے محبت پیدا کریں گے تو اس کے بعد آپ کے اندر یہ جوہر بیدار ہو جائے گا کہ اللہ کے رسول کا اتباع کیا جائے۔

محبت کیسے پیدا ہو؟؟؟:

اب رسول سے محبت کیسے پیدا ہوگی؟ یہ ہے ایک چیز!!! قاضی عیاضؒ نے لکھا ہے کہ محبت نام ہے میل النفس کا۔ کسی چیز کی طرف دل کا مائل ہوجانا، جھک جانا۔ یہ پیدا اس وقت ہوگا جب آپ اس جھکاؤ کے اسباب پر غور کریں گے، یہ پیدا کیسے ہوتا ہے؟ اس جھکاؤ کی دو قسمیں ہیں: (١) اختیاری (٢) اضطراری۔ بلا ارادہ ہوجائے، یہ تو قرابت ورشتہ داری میں ہوتا ہے۔ جیسی جس سے رشتہ داری ہوتی ہے ویسی محبت اس سے ہوتی ہے۔ اولاد کی محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے، اس کے بعد والدین کی ہوتی ہے، پھر اعزا واقارب کی ہوتی ہے۔ یہ محبت باب ایمان میں مطلوب نہیں ہے؛ بلکہ دوسری محبت جو اضطراری ہے وہ مطلوب ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے کہا: واللہ یا رسول اللہ! لأنت أحب إليّ من كل شيئ إلا من نفسي (اے اللہ کے رسول! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، سوائے میری جان کے) حضور ﷺ نے فرمایا: لا والذي نفسي بيده حتىٰ أكون أحب إليک من نفسک (ہرگز تم مؤمن نہیں ہوسکتے، جب تک کہ تم کو میں تمہاری جان سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں) حضرت عمرؓ نے کہا: فإنک الآن يا رسول اللہ أحب إليّ من نفسي (اگر یہ بات ہے تو آپ مجھ کو میری جان سے زیادہ عزیز ہیں)

سوال یہ ہے کہ ابھی تو کہہ رہے ہیں: إلا من نفسي۔ اور فوراً اسی آن میں کہتے ہیں: أنت أحب إلي من نفسي۔ محبت اس طرح پیدا ہوجاتی ہے؟ یہ اضطراری محبت اس طرح فوراً بدل نہیں جاتی ہے، یہ تو اختیاری محبت ہے۔

اختیاری محبت:

محبتِ اختیاری، اسی کو محبت عقلی بھی کہتے ہیں اس کے معنی ہیں: إیثار ما یقتضي العقل السلیم رجحانَه وإن کان علی خلاف هوی النفس (ایسی چیز کو ترجیح دینا جو عقل سلیم کے تقاضے کے مطابق ہو، اگرچہ نفس نہ چاہتا ہو) آپ بتایئے! آپ دوا کھاتے ہیں، جی چاہتا ہے دوا کھانے کو؟ نہیں چاہتا۔ میں آپ کو سچ کہتا ہوں: یہ ٹبلیٹ ہے، بعض ایسے ہیں کہ ان کو کھالو تو گھنٹوں تک تکلیف رہتی ہے، اس کی بد بو مجھ کو بہت بری لگتی ہے۔ یہ افریقی لوگ تو ٹبلیٹ کو بہت ترجیح دیتے ہیں ٹبلیٹ، ٹبلیٹ، خدا کی پناہ!!! سمجھ میں آیا؟ میرے یہاں تو بہت ہی پریشانی ہوتی ہے، پانی پیتا ہوں، نہ معلوم کتنا پانی پی ڈالتا ہوں، بعض وقت پھر بھی اس کی بد بو نہیں جاتی ہے؛ لیکن آخر کیا بات ہے کہ ان سب کے باوجود ٹبلیٹ کھالیتا ہوں؟ کھاتا ہوں، اسی کا تو نام ہے: إیثار ما یقتضی العقل السلیم رجحانه وإن کان علی خلاف هوی النفس۔ ایسی چیز کو ترجیح دینا جو عقل سلیم کے تقاضے کے مطابق ہو، چاہے نفس اس کو نہ چاہتا ہو۔

اب آپ یہیں رک جایئے! بس آگے سفر کی ضرورت نہیں ہے، اللہ کے رسول کے بارے میں سوچ لیجیے کہ انہوں نے آپ کے لیے جو کچھ راستہ متعین کیا ہے اس سے ان کا دنیا کا کوئی نفع تھا؟ ان کے جسم کا نفع تھا؟ آپ کا نفع تھا کہ آپ کی آخرت درست ہوگی۔ جب یہ بات ہے تو پھر فوراً ذہن تیار ہو جائے گا کہ ہمیں اللہ کے رسول سے محبت کرنا چاہیے۔ اور جس سے محبت ہو جاتی ہے آدمی اس کے پیچھے چل پڑتا ہے۔